سوال

(133) کیا خطبے میں اردو میں وعظ و نصیحت کرنا درست ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عیدین اور جمعہ کے خطبے میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی کا ترجمہ بطور وعظ بغرض تفہیم مخاطبین جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عیدین اور جمعہ کے خطبے میں آیات قرآنی و احادیث نبوی کا ترجمہ بطور وعظ بغرض تفہیم مخاطبین جائز ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعے کے خطبوں میں وعظ و تذکیر فرمایا کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ کسی کلام پر وعظ وتذکیر کا اطلاق اسی وقت صحیح ہو سکتا ہے جبکہ وہ کلام مخاطبین کی زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ سکتے ہوں ورنہ اس کلام کو وعظ و تذکیر کہنا صحیح نہ ہوگا صحیح مسلم (183/1) میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینهما یقرأ القرآن ویذکر الناس[1]

(راوی بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے (ان خطبوں میں) قرآن پڑھتے اور لوگوں کو عظ و نصیحت تھے)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ[2] (متفق علیہ)

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف جاتے سب سے پہلے نماز عید ادا کرتے پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف منہ کر کے ان کے سامنے کھڑے ہو جاتے جب کہ لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وعظ و نصیحت اور وصیت کرتے اور ان کو حکم دیتے۔ الحدیث) جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلاَةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلاَةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاَةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلَى بِلاَلٍ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ، ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلاَلٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ[3]

(راوی) بیان کرتے ہیں کہ میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبے سے پہلے نماز عید پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پوری فرمائی تو بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوگئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہوئے انھیں (اللہ اور رسول کی) اطاعت کی تلقین فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے ہو کر عورتوں کی طرف گئے بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدستور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (عورتوں) کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انھیں وعظ و نصیحت فرمائی)

---

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (862)

[2]۔ صحیح بخاری رقم الحدیث (913) صحیح مسلم رقم الحدیث (889)

[3]۔ سنن النساء رقم الحدیث (1575)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 289

محدث فتویٰ